روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 8 جون 2002ء 26 ربیع الاول 1423 ہجری - 8 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 127

## مال اور اولاد میں کثرت کی دعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے میرے لئے دعا کی اے اللہ اس کو مال اور اولاد کثرت سے دے۔ اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت رکھ دے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب دعوۃ النبی لخادمہ حدیث نمبر 5902)

اس دعا کے نتیجہ میں ان کا باغ سال میں دومرتبہ پھل دیتا تھا۔ 103 سال کی عمر پائی اوران کی اولاد پوتے نواسے وغیرہ ان کی زندگی میں 80 سے زائد تھے۔ (اسد الغابہ)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

الہام۔ تو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 98)

اکتالیسواں نشان یہ ہے کہ عرصہ بیس یا اکیس برس کا گزرا ہے کہ میں نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں چار لڑکے دوں گا جو عمر پاویں گے اسی پیشگوئی کی طرف مواہب الرحمٰن صفحہ 139 میں اشارہ ہے یعنی اس عبارت میں (-) یعنی اللہ تعالیٰ کو حمد وثناء ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دئے اور اپنا وعدہ پورا کیا۔ (جو میں چار لڑکے دوں گا) چنانچہ وہ چار لڑکے یہ ہیں:۔ 1۔ محمود احمد۔ 2۔ بشیر احمد۔ 3۔ شریف احمد۔ 4۔ مبارک احمد جو زندہ موجود ہیں۔

بیالیسواں نشان یہ ہے کہ خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے کا وعدہ کیا تھا۔ جیسا کہ اسی کتاب مواہب الرحمٰن کے صفحہ 139 میں اس طرح پر یہ پیشگوئی لکھی ہے (-) یعنی پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اس کے بارہ میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر، الحکم میں مدت ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ (-) یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا۔ یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 228)

☆ 26 دسمبر 1905ء کو بشارت ہوئی (-)

یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں وہ تیرے لئے نافلہ ہے وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔

(الحکم 10 جنوری 1906ء)

☆ مارچ 1906ء میں الہام ہوا:۔

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ''ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو'' (بدر 5/ اپریل 1906ء)

☆ ستمبر 1907ء میں بتایا گیا:۔

(-) ''یعنی ہم تجھے ایک حلم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں'' (بدر 19 ستمبر 1907ء)

☆ اکتوبر 1907ء کو الہام ہوا۔

(-) ''ساقیا آمدن عید مبارک بادت''، یعنی ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔ (بدر 31/ اکتوبر 1907ء)

## دفتر اول ہمیشہ جاری رہے

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''جس کا چندہ جاری ہے وہ کس طرح مرسکتا ہے؟ اس لئے دفتر اول کی از سر نو ترتیب کرنی پڑے گی۔ میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ (دین حق) کی مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔ خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے بھی اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں۔'' (الفضل مورخہ 2 دسمبر 1982ء)

احباب سے درخواست ہے کہ اپنے بزرگوں کی طرف سے جو دفتر اول کے مجاہد تھے چندہ تحریک جدید ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اگر کسی دوست کو اپنے کسی مرحوم بزرگ کے چندوں کی ادائیگی کے پرانے ریکارڈ کی ضرورت ہو تو وہ دفتر وکیل المال تحریک جدید سے رجوع کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول)

## داخلہ معلمین کلاس وقف جدید

☆ وقف جدید انجمن احمدیہ کے تحت نئی معلمین کلاس ماہ اکتوبر 2002ء میں شروع ہوگی۔ خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھنے والے ہونہار نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے معلمین کلاس میں داخلہ کیلئے اپنی درخواستیں امیر ضلع/صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل پروگرام کے مطابق دفتر وقف جدید میں ارسال فرماویں۔

درخواستیں دفتر میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 25۔ اگست 2002ء مقرر کی گئی ہے اور انٹرویو مورخہ 8-9-10 ستمبر کو ہوگا۔

معلمین کلاس میں داخلہ کیلئے بنیادی شرائط حسب ذیل ہیں:۔

1۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا آتا ہو۔

(باقی صفحہ 7 پر)

# تاریخ احمدیت

## منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

## دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

### 1887ء

| | |
|---|---|
| ـــــــ | پنڈت لیکھرام نے تکذیب براہین احمدیہ نامی کتاب لکھی اور ملک میں مخالفت کی آگ لگادی۔ |
| ـــــــ | حضور کو آریوں نے کثرت سے گمنام خطوط اور گالیوں بھرے اشتہارات میں قتل کی دھمکیاں دینی شروع کردیں۔ |
| ـــــــ | آریہ سماج کے عقائد کا قلع قمع کرنے کے لئے حضور نے 'شحنہ حق'، تصنیف فرمائی۔ آریوں کی شورش کی وجہ سے حضور نے قادیان سے ہجرت کا ارادہ بھی ظاہر فرمایا۔ |
| جون | حضور نے قرآنی صداقتوں کا جلوہ گاہ" کے نام سے ماہ جون سے ایک ماہنامہ جاری کرنے کا اعلان کیا مگر بعد میں یہ تجویز ملتوی کردی گئی۔ |
| جون | حضرت اماں جان کی والدہ کی عیادت کے لئے حضور انبالہ چھاؤنی تشریف لے گئے۔ رستے میں بٹالہ میں مولوی محمد حسین صاحب کے مکان پر ایک رات ٹھہرے انہوں نے پر تکلف دعوت کی۔ |
| 26 جولائی | حضور نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو دین کی قلمی خدمات کی تحریک فرمائی جس کے نتیجہ میں آپ نے ''تصدیق براہین احمدیہ'' نامی کتاب تصنیف فرمائی۔ |
| 7 اگست | حضور کے ہاں بشیر اول کی ولادت ہوئی۔ |

### متفرق

| | |
|---|---|
| ـــــــ | امسال حضرت پیر افتخار احمد صاحب، حضرت پیر منظور محمد صاحب، پیر صاحب العلم کے دو مرید عبداللطیف صاحب، حاجی عبداللہ صاحب نیز حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری قادیان تشریف لائے۔ |

### 1888ء

| | |
|---|---|
| 7 جنوری | حضرت مولانا نورالدین صاحب کی عیادت کیلئے حضور جموں تشریف لے گئے۔ |
| مارچ | حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضور سے ملاقات کی۔ |
| 28 اپریل | مولوی امام الدین منٹگمری کے خط کے جواب میں حضور نے اس خیال کی تردید کی کہ قرآن سے قبل کی آسمانی کتابیں ہنوز قابل عمل ہیں۔ |
| مئی | حضور کے چچا زاد بھائیوں مرز انظام الدین امام الدین اور دیگر جدی رشتہ داروں کی طرف سے اللہ تعالیٰ اور اس کے شعائر کی توہین کا منظم سلسلہ شروع ہوا۔ |
| مئی | حضور کو محمدی بیگم اور اس کے قریبی عزیزوں سے تعلق رکھنے والے الہامات ہوئے۔ |
| مئی | بشیر اول کے علاج کے لئے حضور کا سفر بٹالہ۔ |
| 18 مئی | بٹالہ میں پادری فتح مسیح نے حضور کو علم غیب میں مقابلہ کا چیلنج دیا۔ |
| 21 مئی | پادری فتح مسیح کے ساتھ بٹالہ میں مقابلہ اور اس کا اعتراف شکست۔ |
| ـــــــ | حضور نے پادریوں پر اتمام حجت کے لئے اشتہار شائع کیا جس میں روحانی مقابلہ کی دعوت دی اور ایک ماہ تک بٹالہ میں قیام فرمایا۔ |
| ـــــــ | عیدالفطر کی نماز حضور نے عیدگاہ بٹالہ میں پڑھی۔ |
| جون | حضور کو اللہ تعالیٰ نے بیعت لینے کا ارشاد فرمایا جس کا عام اعلان حضور نے دسمبر میں کیا۔ |
| جون | وزیر اعظم پٹیالہ خلیفہ محمد حسن خان صاحب کی دعوت پر حضور پٹیالہ تشریف لے گئے۔ |
| 13 جون | حضور پٹیالہ سے حضرت مولوی عبداللہ سنوری کے قصبہ سنور تشریف لے گئے۔ |
| 4 نومبر | حضور کے بیٹے بشیر اول کی وفات ہوئی۔ |
| یکم دسمبر | رسالہ ''سبز اشتہار'' کے ذریعہ پیشگوئی مصلح موعود پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا۔ |
| // | حضور نے بیعت لینے کا عام اعلان فرمادیا۔ |

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

# عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 210

## یہود و ہنود کے نظریات میں عجیب مماثلت

حضرت مسیح موعود کا ایک فکر انگیز اقتباس جس کا مطالعہ اکیسویں صدی کے ماحول میں ازبس ضروری ہے:-

''جن زمانوں میں ایک مذہب دوسرے مذہب سے بے خبر تھا۔ اس بے خبری کے عالم میں یہ ایک لازمی امر تھا کہ ہر یک قوم اپنے مذہب اور اپنی کتاب پر ہی حصر رکھتی مگر اس حصر کا آخر کار نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب ایک ملک دوسرے ملک کے وجود سے اطلاع پا گیا۔ اور ممالک مختلفہ کے لوگ ایک دوسرے کے مذہب سے مطلع ہو گئے۔ تب ان کے لئے یہ مشکل پڑی کہ ایک ملک کا مذہب دوسرے ملک کے مذہب کی تصدیق کر سکے۔ کیونکہ ہر یک مذہب کے لئے جو شاعرانہ طور پر مبالغہ کر کے خصوصیتیں اور فضیلتیں مقرر ہو چکی تھیں ان کا دور کرنا کچھ سہل کام نہ تھا۔ اس لئے ہر یک اہل مذہب نے دوسرے مذہب کی تکذیب پر کمر بستہ کی۔ ژندواستا کے مذہب نے ہچو من دیگرے نیست کا جھنڈا کر دیا۔ اور سلسلہ پیغمبری کو اپنے خاندان تک ہی محدود رکھا اور اپنے مذہب کی اتنی لمبی تاریخ بتلائی کہ وید کی تاریخ بتلانے والے ان کے سامنے شرمندہ ہیں۔

ادھر عبرانیوں کے مذہب نے حد ہی کر دی کہ ہمیشہ کے لئے خدا کا تخت گاہ ملک شام ہی قرار دیا گیا اور ہمیشہ انہیں کے خاندان کے برگزیدہ لوگ اس لائق قرار پائے کہ وہ ملک کی اصلاح کے لئے بھیجے جائیں مگر حکماً وہ اصلاح بنی اسرائیل تک ہی محدود رہی۔ اور انہیں کے خاندان پر الہام اور خدا کی وحی کی مہر لگ گئی اور جو دوسرا اٹھے وہ کاذب کہلاوے۔

ایسا ہی آریہ ورت میں بھی بعینہ یہی خیالات شائع ہو گئے جو اسرائیلیوں میں شائع ہوئے اور ان کے عقیدہ کی رو سے پرمیشر صرف آریہ ورت کا ہی راجہ ہے اور راجہ بھی ایسا جس کو دوسرے ملکوں کی خبر ہی نہیں اور بغیر کسی دلیل کے یہ مانا جاتا ہے کہ جب سے پرمیشر ہے اس کو آریہ ورت کی ہی آب و ہوا پسند آ گئی ہے۔ وہ ہرگز چاہتا نہیں کہ دوسرے ملکوں میں بھی کبھی دورہ کرے اور کبھی ان بیچاروں کی خبر بھی لے جن کو وہ پیدا کر کے بھول گیا۔

دوستو! برائے خدا یہ سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ عقائد ایسے ہیں جن کو انسانی فطرت قبول کر سکتی ہے یا کوئی کانشنس ان کو اپنے اندر جگہ دے سکتا ہے''

(پیغام صلح صفحہ 19-20)

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

> اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔
>
> (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

# وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاکیزہ سیرت کے نقوش

## تعلق باللہ، عشق قرآن، غیرت دینی اور دعوت الی اللہ کا جذبہ بے کراں

مرتبہ: انتصار احمد نذر صاحب

### خدا کا نام بلند کرنے کی بے قرار تمنا

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ تحریر فرماتے ہیں:

1970ء میں مجھے حضور کے سفر افریقہ و یورپ میں ہمرکاب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ محسوس ہوتا تھا کہ ہسپانیہ کے لئے حضور کے دل میں نرم گوشہ تھا غرناطہ سے واپس میڈرڈ آ رہے تھے راستے میں شاہراہ سے ہٹ کر بائیں طرف اونچی جگہ پر ایک پرانا قلعہ نظر آیا جو اب آثار قدیمہ میں تبدیل ہو چکا تھا۔ حضور کی کار ادھر مڑ گئی کوئی پروگرام نہ تھا اوپر جا کر کار رک گئی۔ دیر تک ان کھنڈرات میں گھومتے رہے۔ پھر مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ حکومت کو درخواست دیں یہ جگہ مقاطعہ پر دے دیں ہم پانچ دس پونڈ سالانہ کرایہ ادا کرتے رہیں گے اور یہاں ڈیرہ لگا لیں۔ میں نے عرض کیا ایسی جگہوں پر لوگ کہتے ہیں جن بھوت رہتے ہیں۔ فرمایا اس بلند مقام پر کھڑے ہو کر جب ظفر صاحب کی آواز میں پانچ وقت رب جلیل کا نام فضا میں گونجے گا تو کیا کوئی جن بھوت رہے گا وہ تو سارے ملک سے نکل جائیں گے۔ پھر ہم طلیطلہ میں رکے۔ مجاہدین اسلام کے نقوش پا کی تلاش میں شہر کے گلی کوچوں میں گھومے۔ اس مسجد میں گئے۔ جس جگہ طارق بن زیاد نے پہلی نماز ادا کی تھی۔ تاریخ اسلام کی ورق گردانی کرتے ہوئے حضور خاموش ہو گئے اور پھر مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کو فرمایا کہ حکومت کو درخواست دیں کہ یہ مسجد بیس سال کے لئے ہمیں دے دی جائے ہم اس کی حفاظت کریں گے اور اللہ کا نام بلند کریں گے اتنے عرصہ میں شائد اللہ تعالیٰ کوئی اور راہ کھول دے۔ اس مسجد کے حصول کے لئے کوشش ہوئی لیکن کامیابی نہ ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے حضور کی تضرعات کو سنا اور جائے قبولیت جگہ دی اور بیس سال کی بجائے دس سال کے بعد ہی توفیق عطا فرمائی کہ اپنے دست مبارک سے سرزمین ہسپانیہ میں بیت کا سنگ بنیاد رکھیں جس سے اب اللہ تعالیٰ کی بزرگی و برتری کا اعلان ہوتا ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 87,86)

### رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ سے حسن سلوک

حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے ساتھیوں سے بہت عشق رکھتے تھے۔ اکثر رفقاء حضرت اقدس کے گھروں میں جاتے ان سے دعا کے لئے عرض کرتے۔ جب کسی موسم کا خاص پھل آتا بطور خاص انہیں بھجواتے۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہان پوری کو آم بہت پسند تھے۔ آموں کا سیزن شروع ہوتا تو سب سے پہلے آنیوالے آموں میں سے کچھ آم حضرت حافظ صاحب کو ضرور بھجوایا کرتے تھے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 37)

### اندرونی خوبیوں کو زندہ عمل سے اجاگر کیا

محترمہ صاحبزادی امتہ الحلیم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تحریر فرماتی ہیں:

ابا نے احکام خداوندی جو حقوق اللہ کے تحت آتے ہیں. ان کی بجا آوری کچھ اس قدر خاموشی اور عاجزی سے کی کہ ان کے اپنے سایہ کو بھی پتہ نہ چلے۔ نیکیاں کیں. احسان کئے۔ حقوق العباد کے تمام احکام پر پورا اترے۔ دائیں ہاتھ سے دیا. لیکن اس خاموشی کے ساتھ کہ بایاں ہاتھ بھی لاعلم رہا۔ نہ کوئی پرچار. نہ کوئی اشتہار۔ اپنی اندرونی خوبیوں کو اپنے شاندار اور زندہ عمل سے اجاگر کیا اور سب کے لیے ایک روشن ستارہ بن گئے۔ انسانیت سے پیار کیا بغیر کسی غرض کے سب کچھ کیا لیکن لب خاموش رہے اور سر خدا کے حضور عاجزی سے جھکا رہا۔ جو کام بھی کیا خدا کی رضا کی خاطر کیا۔ جو حقوق بھی ادا کیے وہ خدا کا فرمان سمجھ کر۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 54)

### آستانہ الٰہی پر آہ وزاری

مکرم مولانا ابوالمنیر صاحب نورالحق تحریر کرتے ہیں:

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عمارت کے مشرقی جانب آپ کی رہائش گاہ تھی۔ وہاں آپ کے پاس گل محمد نامی ایک پٹھان چوکیدار تھے جو نہایت مخلص اور نیک آدمی تھے۔ 1955ء سے انتخاب خلافت تک کے زمانہ میں اکثر میں آپ کے پاس بعض کاموں کے لئے آتا جاتا رہتا تھا۔ میں نے ایک دن گل محمد صاحب سے یہ پوچھا کہ سناؤ حضرت میاں صاحب کی زندگی کیسے گزرتی ہے۔ کہنے لگے۔ رات گئے تک اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے بعد گھر آتے ہیں۔ اور تھوڑی دیر آرام فرمانے کے بعد نماز تہجد کے لئے اپنے ڈرائنگ روم میں آجاتے ہیں اور بڑی آہ وزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر گر جاتے ہیں اور ایک لمبا وقت رو رو کر خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے حضرت میاں صاحب کے اس عمل میں کبھی ناغہ نہیں دیکھا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 127,126)

### احکام شریعت کی ہر حال میں بجا آوری

آپ کے ایک بیٹے تحریر کرتے ہیں:

احکامات شریعت کی پابندی کا بہت خیال ہوتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے امور میں بھی احکامات شریعت کو قطعاً نظرانداز نہ ہونے دیتے۔ ایک دفعہ میں نے حضور سے کچھ رقم بطور قرض لی رقم جیب میں ڈال کر میں واپسی کے لئے مڑا تو فرمایا: ٹھہرو. پہلے رسید دیتے جاؤ. کیونکہ خدا اور اس کے رسولؐ نے تحریر کرنے کا حکم دیا ہے۔

امی کی وفات پر ہم بہن بھائیوں کو اکٹھا کیا اور فرمانے لگے کہ مجھے تم لوگوں پر پورا اعتماد ہے. لیکن پھر بھی شریعت کی پابندی ضروری ہے چنانچہ باقاعدہ وراثت کے قوانین کے مطابق جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کو تقسیم فرمایا۔ ایک رقم خزانہ میں پڑی ہوئی تھی آپ چاہتے تھے کہ اس سے وصیت کی ادائیگی ہو جائے۔ ہم سے پوچھا ہم بچوں نے عرض کی حضور بالکل ٹھیک ہے۔ آپ اس سے وصیت کی ادائیگی کر دیں۔ فرمانے لگے اچھا لیکن تم سب بچے مجھے تحریر دو کہ ہم اپنے ابا کو اس کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ میں تم لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ (دینی) اصولوں کے مطابق ایسے امور تحریراً سرانجام دینے چاہئیں۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 38,37)

### امت مسلمہ سے محبت

1973ء کے دوران جب پاکستان کی قومی اسمبلی میں یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ صدر مملکت یا وزیراعظم کے حلف میں ایسے الفاظ ہونے چاہئیں جن سے احمدیوں کے لئے ان عہدوں پر منتخب ہونا ممکن نہ رہے کسی نے یہ تجویز پیش کی حضور! ہم ایسی قرارداد یں اسمبلی میں پیش کروا دیتے ہیں کہ شیعہ. سنی. دیوبندی. بریلوی اختلافات بھی سامنے آجائیں اور ایک نہ ختم ہونے والی بحث چھڑ جائے۔ اس پر آپ نے بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کہا: "یہ نہیں ہو سکتا میں کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا جو امت مسلمہ میں تفرقہ کا باعث بنے"۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 34)

### قرآن پاک سے والہانہ محبت

آپ حافظ قرآن تھے۔ دل کی گہرائیوں سے

قرآن پاک سے محبت رکھتے اور اس یقین محکم پر قائم تھے۔ کہ قرآن مجید ایک مکمل کتاب ہے۔ اس میں دنیا کے ہر مسئلہ کا حل موجود ہے اور یہ زندگی کے ہر پہلو کی راہنمائی کا اصول بتلاتی ہے۔ اپنی خلافت کے دوران قرآن مجید کے تراجم اور اس کی اشاعت پر خصوصی توجہ فرماتے رہے۔ اور یہ کام اپنی نگرانی میں ہی مکمل فرماتے تھے۔ جب قرآن مجید کا کوئی ترجمہ یا کوئی ایڈیشن تیار ہو کر حضور کی خدمت میں پیش ہوتا تو آپ کی خوشی دیکھنے کے قابل ہوتی۔ فرماتے تھے میری خواہش ہے کہ دنیا کے ہر مرد وزن کے ہاتھ میں اس عظیم کتاب کا نسخہ دیدوں۔ سیر پر یا سفر پر جاتے ہوئے کوئی نظارہ دیکھتے تو فوراً کسی آیت قرآنی کی تفسیر سے اس مشاہدہ کو واضح کرتے۔ بڑی شدت سے آپ کے دل میں یہ تڑپ تھی کہ جماعت کا ہر فرد قرآن مجید ناظرہ، باترجمہ اور باتفسیر جاننے والا ہو۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے جب بھی تعلیم القرآن کے سلسلہ میں کوئی رپورٹ جاتی تو بہت خوش ہوتے اور ساتھ ہی یہ حکم بھی فرماتے کہ ابھی بہت کوشش کرو۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 34)

## دینی غیرت کا اظہار

ایک دفعہ ایک سربراہ مملکت سے جماعت کو تکلیف پہنچی اور اس کے بعد انہوں نے حضور کو ملاقات کے لئے بلایا۔ حضور چلے گئے۔ دوران ملاقات چائے و دیگر لوازمات آئے۔ تو حضور نے کھانے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا:

"میں جو آپ کے پاس آیا ہوں۔ وہ میرے منصب اور فرائض کا تقاضا تھا۔ آپ نے ایک سربراہ مملکت کی حیثیت سے مجھے بلایا اور میں آگیا۔ جہاں تک کھانے پینے کا تعلق ہے۔ جو تکلیف آپ سے جماعت کو پہنچی ہے۔ میری غیرت کا تقاضا ہے کہ یہ میں نہ کروں"

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 31)

## امت محمدیہ کے لئے درد

## دل سے دعا کریں

مکرم محمود احمد صاحب شاہد سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر کرتے ہیں:

جہاں تک مسلمانوں سے ہمدردی اور پیار کا سوال اور آپ کے جذبہ کا تعلق ہے تو وہ بے نظیر تھا۔ ایک موقعہ پر کسی کے سوال پر آپ نے نصیحت فرمائی کہ کوئی احمدی ایسا کام نہ کرے جس سے امت مسلمہ کو کوئی تکلیف ہو۔ میں نے ایک مرتبہ کہا کہ فلاں فلاں جگہ احمدیوں کو بہت تکلیف ہے۔ خدا تعالیٰ بدلہ لے۔ آپ چونک گئے اور کہنے لگے ایسی باتیں کرنا مناسب نہیں ہے۔ ہم تو اس نبیؐ کے غلام ہیں جن کو رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔ آخر یہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ہیں۔ ان کے لئے تو دل سے دعا کرنا فرض ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 15)

اسی طرح ایک مرتبہ میں نے کہا کہ ہمارے لوگ بہت تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ احمدی طلباء کو بہت تکلیف ہے۔ میں نے غصہ میں کوئی بات کہی تو میری طرف گھور کے دیکھا اور فرمایا کہ قرآن شریف میں کیا آیا ہے۔ ہمارے نبیؐ تو رحمۃ للعالمین ہیں۔ ہمیں تو حضور پر نورؐ کے نمونہ کو اپنانا ہے اور حضرت اقدس کی تعلیم کو کہ

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 16)

## فلپائن کی ائرلائن پر

## سفر سے انکار

عرب اسرائیل جنگ کے دوران باقاعدگی سے خبریں سنتے۔ پریشان کن خبروں سے بے قرار ہو کر خدائے ذوالجلال کے آستانے پر جھک جاتے اور دوسروں کو بھی عربوں کے لئے دعا کرنے کی تلقین فرماتے۔ مسلمانوں کے لئے اتنی غیرت تھی کہ ایک دفعہ بیرون ملک پاکستان جانے کا پروگرام بننے لگا۔ کسی نے تجویز کیا کہ فلپائن ائرلائن پر سفر کریں۔ یہ سستی بھی رہے گی اور اچھی بھی۔ فرمانے لگے ہرگز نہیں۔ میں اس ملک کی ائرلائن پر سفر نہیں کروں گا۔ جہاں پر مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 34)

## اتباع سنت کا لحاظ

آپ کے ایک بیٹے تحریر کرتے ہیں:

اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے آپ ایک عاشق حقیقی تھے۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت کا کوئی واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ کی عجیب کیفیت ہو جاتی تھی۔ آنحضورؐ کے چھوٹے چھوٹے احکامات پر بھی عمل کرنے کا ہمیشہ خیال رکھتے اور دوسروں کو تلقین فرماتے رہتے تھے۔ آں حضرتؐ پر درود بھیجا کرو۔ اس کے لئے کونسا خاص وقت چاہئے یہ تو ہر وقت بھیجا جا سکتا ہے۔

جب کھانے کی میز پر بیٹھتے۔ تو جب تک پانی نہ آ جاتا کھانا نہ شروع کرتے کہ آنحضورؐ کا حکم ہے جب تک پانی سامنے نہ ہو کھانا نہ شروع کرو۔

ایک دفعہ ایک زمین پر باغ لگوانا تھا۔ آپ نے باغ لگوانے کی ذمہ داری میرے سپرد کی۔ مجھے زراعت کے کام سے بالکل آشنائی نہ تھی۔ میں نے ایک دوست سے جو اس علاقہ میں زراعت خصوصاً باغات کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ مشورہ لیا۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک ایکڑ میں جتنے درخت لگتے ہیں اس سے زیادہ لگوائیں اور پھر دو سال بعد جتنی ضرورت ہے رکھ لیں گے باقی کاٹ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ بھی اسی طرح باغ لگوا رہے ہیں۔ میں نے ان کی تجویز حضور کو پیش کی۔ فرمانے لگے نہیں بالکل نہیں آنحضرت ﷺ نے پھلدار درخت کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

آں حضرت ﷺ کا عشق ہی تھا کہ آپ جب دیکھتے کسی دوست یا عزیز نے آنحضورؐ کی سنت پر عمل کیا ہے تو بہت خوش ہوتے۔ 1979ء میں میں نے داڑھی رکھی تو ابھی میں حضور کے پاس نہیں گیا تھا کہ کسی نے جا کر حضور سے ذکر کر دیا۔ حضور یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور تین بار فرمایا الحمدللہ۔ الحمدللہ۔ الحمدللہ اور پھر میری بیگم سے فرمانے لگے۔ "سنو اس کو داڑھی منڈوانے کو نہ کہنا"۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 33)

## تصنع سے پاک عبادات

## میں انہماک

آپ کے ایک بیٹے تحریر کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی عبادت۔ خدائے رحمٰن سے عشق اور اس کے آستانے پر اپنے پورے وجود کو ہر لحہ و ہر آن جھکائے رکھنا آپ کی زندگی کا خاص طرہ تھا۔ اللہ کے بندے تھے اور بندگی کے تمام حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ فرائض کیساتھ ساتھ نوافل پر اور ذکر الٰہی پر بھی اتنا زور تھا کہ دیکھنے والا نوافل کو بھی فرائض ہی سمجھے۔ اپنے فارغ اوقات میں نہایت خاموشی سے خدا کا ذکر کرتے رہتے۔ لیکن اس عبادت میں کوئی تصنع یا دکھاوے کا پہلو نہ ہوتا۔ میری جب شادی ہوئی تو ایک روز میری بیگم پوچھنے لگیں کہ حضور تہجد بھی پڑھتے ہیں؟ میں خاموش ہو گیا۔ ایک دفعہ میں پاکستان سے باہر تھا اور وہ حضور کے ساتھ والے کمرے میں رہائش پذیر تھیں۔ کہتی ہیں کہ رات آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حضور خاموشی سے اٹھے ہیں۔ تہجد کی نماز ادا کر رہے ہیں۔ میں جب واپس پاکستان آیا تو انہوں نے یہ واقعہ مجھے بتلایا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو جواب مل گیا۔ کہنے لگیں ہاں۔ میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا جو کبھی بھی اپنی گفتگو میں اپنی عبادات کا ذکر تک نہیں کرتا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 32,31)

## پاکیزہ کلام پاکیزہ دلوں

## میں اترتا ہے

مکرم محمود احمد صاحب شاہد سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر کرتے ہیں:

کئی مرتبہ یہ فرمایا کہ اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو صاف صاف کہنا چاہئے۔ اندازاً یا تکا لگا کر بات نہیں کرنا چاہئے انسان اگلے کو مطمئن نہیں کر سکتا اور اپنے دل کو خواہ مخواہ الجھاتا ہے۔ پھر فرمایا ہر بات کو جواب قرآن شریف میں موجود ہے اس لئے سب سے پہلے قرآن پاک کی طرف رجوع کیا جائے۔ قرآن شریف کو بار بار پڑھا جائے۔ یاد رکھنے کے لحاظ سے۔ مفہوم کے لحاظ سے۔ مضمون کے لحاظ سے۔ پھر روابط کے لحاظ سے بھی۔ جس نقطۂ نظر سے کوئی پڑھے وہ اپنے فہم و تقویٰ کے معیار کے مطابق کچھ نہ کچھ حاصل کرتا ہے قرآنی علوم کے خزائن تو پاک دلوں میں محفوظ رہتے ہیں۔ دل ٹھیک نہ ہو تو اس پاکیزہ کلام کو کس طرح دل میں اتارا جا سکتا ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 15)

## فوراً دین کے کام میں لگ جاؤ

مکرم مولانا ابوالمنیر صاحب نورالحق تحریر کرتے ہیں:

ہر شخص جو اس دنیا میں بستا ہے۔ بعض اوقات حالات پیش آمدہ سے پریشان ہو جاتا ہے اور گھبرا جاتا ہے۔ خاکسار پر بھی جب کبھی ایسا وقت آتا تو خاکسار حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا اور گزارش احوال کرتا تو حضور مجھے ہمیشہ ہی فرماتے۔ دیکھو جب مجھے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ تو میں دین کے کام میں پوری طرح لگ جاتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ میری پریشانی کو دور کر دیتا ہے۔ اس لئے میری تمہیں یہی نصیحت ہے کہ جب کوئی پریشانی ہو تو فوراً دین کے کام میں لگ جایا کرو۔ اللہ تعالیٰ خود ہی پریشانی کو دور کر دیگا۔ چنانچہ میں نے آپ کی اس نصیحت پر کاربند ہو کر بہت فائدہ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پیش آمدہ پریشانی کو دور کر دیا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 133,132)

## عدل و انصاف کے علمبردار

آپ منصف مزاج تھے اور انصاف کے معاملہ میں کسی کا کوئی لحاظ نہیں کرتے تھے۔ جہاں جماعتی ایکشن ضروری ہوتا وہاں ضرور لیتے تھے خواہ غلطی کرنے والا کوئی بھی ہو۔ ایک دفعہ دور کے کوئی رشتہ دار تھے اور ذاتی طور پر حضور کے بہت قریب انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کسی غیر از جماعت گھرانے میں کر دی۔ حضور نے رپورٹ ملنے پر فوری ایکشن لیا۔ بعد میں کسی نے ان صاحب سے پوچھا آپ نے یہ حرکت کیوں کی تھی۔ کہنے لگے۔ میرا خیال تھا حضور رشتہ داری کی وجہ سے میرا لحاظ کریں گے اور میرے پر ایکشن نہیں لیں گے۔ ان کو کیا پتہ تھا کہ یہ خدا کا بندہ ہے جسے خدا نے دنیا میں انصاف کو قائم کرنے اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بھجوایا ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 37)

## کچھ بھی نہیں ہوگا

محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور تحریر

باقی صفحہ 6 پر

### راولپنڈی کے علاقے میں احمدیت کا نور حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی پھیل گیا تھا

# تاریخ احمدیت راولپنڈی کی ابتدائی جھلک

### حضرت صوفی نبی بخش صاحب نے راولپنڈی سے سب سے پہلے 1891ء کے جلسہ سالانہ پر بیعت کا شرف حاصل کیا

محترم منظور صادق صاحب

مکرم منظور صادق صاحب تاریخ احمدیت راولپنڈی مرتب کر رہے ہیں جو یقیناً ایک طویل محنت اور تحقیق کی محتاج ہے۔ اپنی تحقیق کا پہلا حصہ انہوں نے اس مضمون میں بیان کیا ہے۔ مکرم امیر صاحب راولپنڈی نے احباب سے درخواست کی ہے کہ تاریخ احمدیت راولپنڈی سے متعلق ان کے علم میں جو واقعات ہوں وہ انہیں یا منظور صادق صاحب کو بھجواتے رہیں تا کہ جامع تاریخ منظر عام پر آسکے۔ ان کا پتہ یہ ہے۔

منظور صادق صاحب 69-E سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

قادیان کی گمنام بستی سے 1889ء میں ایک صدا بلند ہوئی جس نے جلد ہی خدائی وعدوں کے مطابق اپنی بازگشت دور دور تک سنی۔ برصغیر پاک وہند اور دنیا کے دیگر کئی ملکوں کی طرح راولپنڈی اور گردونواح کے علاقوں میں بھی احمدیت کا پیغام حضرت مسیح موعود کی زندگی ہی میں پہنچ چکا تھا۔ اور آپ کے مبارک دور میں ہی اس علاقے کی کئی پاک روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔

چنانچہ حضرت اقدس کی زبان مبارک سے راولپنڈی میں احمدیت کے نفوذ کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''اگر کوئی رشید ہو تو اس کو سوچنا چاہئے کہ میری دعوت کو قبول کرنے کے لئے کس قدر معاندین میں پر جوش حرکت ہو رہی ہے۔ پشاور سے چل کر راولپنڈی۔ جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، وزیر آباد، امرتسر، لاہور، جالندھر، لدھیانہ، انبالہ، پٹیالہ، دہلی، الہ آباد، بمبئی، کلکتہ، مدراس، حیدر آباد دکن، غرض کہاں کہاں تک بیان کریں پنجاب اور ہندوستان کے تمام شہروں میں اور دیہات کو دیکھو، شاذ و نادر کوئی ایسا شہر ہوگا جو اس جماعت کے کسی فرد سے خالی ہوگا۔

(تحفہ غزنویہ صفحہ 24,25)

حضرت اقدس مسیح موعود کی اس تحریر سے ثابت ہے کہ راولپنڈی کو بھی آپ کی مبارک زندگی میں ہی آپ کے چشمہ رواں سے فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ چنانچہ راولپنڈی کے پہلے خوش نصیب جنہیں مامور زمانہ کی بیعت کرنے کی توفیق اور اعزاز حاصل ہوا وہ حضرت صوفی نبی بخش صاحب تھے آپ اس وقت بسلسلہ ملازمت لاہور میں مقیم تھے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ حاجی الحرمین حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کو جنہیں بعد میں حضرت اقدس مسیح موعود کا پہلا خلیفہ اور جانشین ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت مسیح موعود کے دعوی ماموریت سے قبل تعلیم وتدریس کے سلسلہ میں راولپنڈی تشریف لائے۔ آپ کے اپنے بیان کے مطابق آپ 1858ء میں جب کہ آپ کی عمر 18 سال تھی راولپنڈی آئے اور نارمل سکول میں داخلہ لیا اور تعلیم حاصل کی امتحان میں کامیابی کے بعد آپ کی تقرری پنڈ دادنخان کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے ہوئی۔ آپ چار سال تک سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے اور پھر خود ہی استعفیٰ دے کر ملازمت چھوڑ دی۔ راولپنڈی اور پنڈ دادنخان میں قیام کے دوران آپ کے تقویٰ طہارت اور توکل علی اللہ کے بے شمار ایمان افروز واقعات تاریخ احمدیت میں محفوظ ہیں۔

## حضرت صوفی نبی بخش صاحب کی بیعت

راولپنڈی سے سب سے پہلے حضرت صوفی نبی بخش صاحب کو حضرت اقدس کی بیعت کرنے کا اعزاز حاصل ہے رجسٹر بیعت اولیٰ میں ابتدائی رفقائے حضرت مسیح موعود کی جو فہرست موجود ہے اس میں آپ کا نام 175 ویں نمبر پر ان الفاظ کے ساتھ درج ہے۔

27 دسمبر 1891ء: نبی بخش ولد عبداللہ ساکن راولپنڈی حال ملازم دفتر اگزامینر صاحب بہادر ریلوے لاہور۔

حضرت صوفی نبی بخش صاحب کو حضرت اقدس کے ان 313 رفقائے کرام میں شامل ہونے کا بھی شرف حاصل ہے جن کے اسمائے گرامی حضور نے ضمیمہ انجام آتھم میں درج فرمائے ہیں اس فہرست میں آپ کا نام 73 ویں نمبر پر درج ہے۔ حضرت صوفی نبی بخش صاحب کا سن پیدائش 1863ء ہے اور آپ راولپنڈی کے محلہ قطب الدین میں رہائش پذیر تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے زمانہ طالب علمی میں ہی ستمبر 1882ء میں جب کہ آپ کی عمر تقریباً 19 سال تھی خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود کی زیارت کرائی تھی جس کا ذکر ایک جگہ آپ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

ایک پیرمرد نورانی صورت میرے سامنے آیا اس کا حلیہ تمام وکمال میرے لوح دل پر نقش رہنے کے بعد غائب ہو گیا''

اسی اثناء میں حضور سے آپ کی خط وکتابت شروع ہوئی جس کے نتیجہ میں آپ اکتوبر 1886ء میں حضور کی زیارت کے لئے پہلی مرتبہ قادیان تشریف لے گئے۔ نماز مغرب حضور کی اقتداء میں بیت مبارک میں ادا کی۔ پھر اگلی صبح حضور سے آپ کی ملاقات ہوئی حضور نے خاندانی حالات دریافت فرمائے مگر بات آئی گئی ہو گئی۔ اور حضرت صوفی صاحب بیعت کئے بغیر واپس چلے آئے۔ 1891ء میں حضور نے قادیان میں جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تو دیگر دوست احباب کی طرح حضور نے حضرت صوفی نبی بخش صاحب کو بھی جلسہ میں شرکت کا خط لکھا آپ جلسہ میں شرکت کے لئے قادیان تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ اپنی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''الغرض 27 دسمبر 1891ء کو جلسے پر جس میں حاضرین کی تعداد 80 کے قریب تھی میں بھی حاضر خدمت ہوا اور دن کے دس بجے کے قریب چائے پینے کے بعد ارشاد ہوا کہ سب دوست بڑی (بیت الذکر) میں جو اب (بیت) اقصیٰ کے نام سے مشہور ہے تشریف لے جائیں حسب الحکم سب کے ساتھ میں بھی حاضر ہوا زہے قسمت کہ میرے لئے قسام ازلی نے اس برگزیدہ بندہ کی جماعت میں داخل ہونے کے لئے یہی دن مقرر کر رکھا تھا اس وقت (بیت الذکر) اتنی وسیع نہ تھی جیسی آج نظر آتی ہے سب کے بعد حضرت صاحب خود تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب ''فیصلہ آسمانی'' سنانے کے لئے مقرر ہوئے لیکن میرے لئے ایک حیرت کا مقام تھا کیونکہ جب میں نے حضرت اقدس کے روئے مبارک اور لباس کی طرف دیکھا تو وہی حلیہ تھا اور وہی لباس زیب تن تھا جس کو ایام طالب علمی میں میں نے دیکھا تھا۔ حاضرین تو بڑی توجہ سے ''آسمانی فیصلہ'' سننے میں مشغول رہے اور میں اپنے دل کے خیالات میں مستغرق تھا اور فیصلہ کر رہا تھا کہ یہ وہی نورانی صورت ہے جس کو طالب علمی کے زمانہ میں میں نے خواب میں دیکھا تھا اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا اور ہر ایک حضرت صاحب سے مصافحہ کرتا اور رخصت ہوتا میں نے عملاً سب سے پیچھے مصافحہ کیا اور عرض کیا کہ میرے لئے کیا حکم ہے کیونکہ میں نے ایک شخص کی آگے بیعت کی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

''آپ کی بیعت نور اعلیٰ نور ہوگی بشرطیکہ وہ شخص نیک ہے ورنہ بیعت فسخ ہو جائے گی اور ہماری بیعت رہ جائے گی'' (تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 84)

1891ء کے اسی پہلے تاریخ ساز جلسہ میں شرکت کے بعد حضرت صوفی نبی بخش صاحب نے 1892ء میں منعقد ہونے والے دوسرے سالانہ جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی اس جلسہ میں آپ کے علاوہ راولپنڈی کے دیگر چار خوش نصیب بھی شامل ہوئے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

حضرت میاں محمد امین صاحب بزاز چکوال

حضرت پیر بخش صاحب خوجہ مکھڈ ضلع راولپنڈی

حضرت چوہدری محمد سعید صاحب مکھڈ ضلع راولپنڈی

اور حضرت منشی محمد مقبول صاحب میر منشی پلٹن نمبر 30 راولپنڈی۔

دسمبر 1902ء میں حضرت صوفی نبی بخش صاحب معہ اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ تحصیل گوجرخاں ضلع راولپنڈی قادیان تشریف لے گئے اس موقع پر آپ کی زوجہ محترمہ نے بھی حضرت اقدس کی دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

## حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب

آپ راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے دوسرے بزرگ ہیں جنہیں ابتدائی ایام میں حضرت اقدس مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کا سن بیعت 1892ء ہے اور آپ بھی 313 رفقاء کبار میں شامل ہیں آپ کا اسم گرامی اسی فہرست میں 85 ویں نمبر پر ان الفاظ میں درج ہے۔

شیخ غلام نبی۔ راولپنڈی

حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب حضور کے خاص عقیدت مندوں میں شامل تھے اور آپ کی بے شمار ایمان افروز روایات سلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہیں۔ میں صرف تبرکاً ایک روایت یہاں بیان کرتا ہوں۔ یہ قادیان میں آپ کے قیام کا ذکر ہے آپ فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں مفتی فضل الرحمان صاحب کے مکان میں مع بال بچے کے رہتا تھا رات کوئی بارہ بجے کا وقت ہوگا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت صاحب کے ایک ہاتھ میں لیمپ اور ایک ہاتھ میں سوٹا اور گلاس ہے اور فرمایا بھائی صاحب! دودھ آ گیا تھا تو میں آپ کے لئے لایا ہوں میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اللہ اللہ یہ خدا کا نبی اور یہ خاکساری وانکساری۔

## علاقہ راولپنڈی کے دوسرے بزرگان سلسلہ

راولپنڈی کے علاقے کے ایک اور بزرگ جو حضرت اقدس مسیح موعود کے 313 رفقاء میں شامل ہیں حضرت مولوی محمد فضل صاحب آف چنگا بنگیال ہیں۔ رفقائے کرام کی اس فہرست میں آپ کا اسم گرامی 150 ویں نمبر پر ان الفاظ کے ساتھ درج ہے۔

"مولوی محمد فضل صاحب چنگا۔ گوجر خان"

آپ ایک ممتاز عالم دین اور قاہرہ کی الازہر یونیورسٹی سے فارغ التحصیل تھے اور عربی کے مضمون میں گولڈ میڈلسٹ تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم راولپنڈی میں حاصل کی اور 70 سال کی عمر میں 1938ء میں فوت ہوئے اور چنگا بنگیال میں ہی مدفون ہیں۔

راولپنڈی کے دیگر جن خوش نصیب حضرات کو حضرت اقدس مسیح موعود کی دستی یا تحریری بیعت کرنے کا اعزاز اور شرف حاصل ہوا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں

حضرت مولوی محمد فضل خان صاحب آف چنگا بنگیال (یہ چنگا بنگیال کے اس نام کے دوسرے بزرگ ہیں)

کلر سیداں سے حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت سیدہ سعیدۃ النساء صاحبہ۔

اس پاک جوڑے کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان کی ایک صاحبزادی حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ حضرت مصلح موعود کے عقد میں آئیں جن کے بطن سے جماعت کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدا ہوئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب کے خاندان کو بہشتی ٹبر قرار دیا ہے۔ جو اس خاندان کے لئے ہمیشہ ایک منفرد اعزاز رہے گا۔

حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب کی صاحبزادیاں سیدہ زینب بیگم صاحبہ، سیدہ خیر النساء صاحبہ آپ کے صاحبزادے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو بھی حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

راولپنڈی سے حضرت مسیح موعود کے ایک اور رفیق حضرت میاں اللہ بخش صاحب ہیں جو کچھ عرصہ راولپنڈی کے امیر جماعت بھی رہے۔

حضرت شیخ مولوی محمد صاحب حضرت شیخ فضل الٰہی صاحب رئیس، قاضی عبدالغفور صاحب اور حضرت حافظ مراد بخش صاحب (یہ دونوں بھائی ہیں) بھی حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء میں شامل ہیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اگرچہ راولپنڈی کے رہنے والے تو نہ تھے مگر آپ کو کچھ عرصہ ملازمت کے سلسلہ میں راولپنڈی میں گزارنا پڑا۔

حضرت اقدس کے رفقاء کرام حضرت چوہدری احمد دین صاحب وکیل حضرت پیر فیض احمد صاحب، حضرت چوہدری بدرالدین صاحب کا تعلق بھی راولپنڈی سے تھا۔

چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے رفیق حضرت اقدس صاحبزادہ حکیم خواجہ امداد صاحب سابق حکیم شاہی ریاست جموں و کشمیر حضرت نواب خان صاحب آف موضع پرانا تحصیل پنڈی گھیپ۔ حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب، حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب، حضرت چوہدری عبدالحمید صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ نے بھی اپنے بابرکت قدموں سے راولپنڈی کو سرفراز فرمایا۔

حضرت اقدس مسیح موعود کی مختلف کتب کے علاوہ الحکم اور البدر میں راولپنڈی اور اس کے گردونواح کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے بے شمار بزرگان اور رفقائے حضرت اقدس کا ذکر ملتا ہے۔

---

بقیہ صفحہ 4

کرتے ہیں:

**1968ء میں نظارت اصلاح وارشاد نے (اس وقت) مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) میں مکرم امیر صاحب صوبائی ڈھاکہ کے مشورہ سے دعوت الی اللہ کا ایک خاص پروگرام دس ہفتہ کے لئے بنا کر خاکسار کو مرکز سے اس کی نگرانی کے لئے بجوایا۔ اس پروگرام میں مشرقی پاکستان کے جملہ مربیان و معلمین شامل تھے دیناج پور ڈسٹرکٹ میں احمد نگر کے مقام پر ہمارا مرکز تھا۔ اور علاقے میں دعوت الی اللہ کے لئے یومیہ وفود بجوائے جاتے تھے۔ دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں بعض مخالف عناصر بھی میدان میں آگئے اور فضا میں خاصی کشیدگی پیدا ہو گئی۔ بلکہ ہمارے بعض وفود سے کئی جگہ سختی بھی کی گئی۔ خطرہ ہر لحہ بڑھتا رہا اور ایک مرحلہ ایسا آیا کہ سوائے دعا کے کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ خاکسار کے لئے وہ وقت نہایت کرب اور دکھ کا تھا کہ اگر کوئی نقصان دہ صورت پیدا ہو گئی تو اپنے پیارے آقا کو واپس جا کر منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گا۔ ایسی کیفیت میں مسلسل دعا کرتے کرتے یہ الفاظ زبان پر آگئے کہ "اے میرے پروردگار! مرکز سے ہزاروں میل دور**

**اس جنگل میں ہم بالکل بے یار و مددگار ہیں۔ ہمارے گناہ معاف فرما اور اگر میری دعاؤں میں وہ تاثیر نہیں جو تیرے رحم کو حرکت میں لائے۔ تو پھر اتنا ضرور کر کہ میرے آقا کو میری پریشانی اور میری بے بسی سے باخبر کر تا کہ وہ تیری بارگاہ میں ہمارے لئے دعا کرے۔ کہ آخر اس کی دعائیں منظور کرنے کا تو نے اس سے وعدہ کر رکھا ہے"۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحیم و کریم ذات کا کس طرح شکر بجالاؤں کہ میرے الفاظ ابھی اختتام کو نہیں پہنچے تھے۔ کہ میری آنکھوں کے سامنے زمین سے چار پانچ فٹ بلند فضا میں میرے پیارے میرے محبوب آقا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی حسین شکل نہایت پیارے اور مسکراتے انداز میں ظاہر ہوئی۔ اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: "کیا ہے! کچھ بھی نہیں ہوگا"۔ اور مجھے ان الفاظ میں تسلی دلا کر آنکھوں سے وہ صورت اوجھل ہو گئی۔**

**اس کے ساتھ ہی دل کی ساری فکر دور ہو گئی۔ اور ایک گھنٹے کے اندر اندر ایسے سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیئے کہ خوف کو امن میں یکسر بدل دیا۔ اور فی الواقع "کچھ بھی نہ ہوا"۔**

**(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 238)**

---

تبصرہ کتب

# احمدیت کی برکات

نام کتاب: احمدیت کی برکات
مصنف: مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب
ناشر: فضل تعلیمی ٹرسٹ امریکہ
تعداد صفحات: 211

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنے احمدی بزرگوں کے ذکر خیر محفوظ کرتے ہوئے اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کریں تا آئندہ نسلیں جان سکیں کہ ہمارے آباء واجداد کون تھے اور انہوں نے کیا کیا قربانیاں احمدیت کے لئے دی تھیں اور آج انہیں کی بدولت اللہ کے افضال نازل ہو رہے ہیں۔

حضور انور کی اس نصیحت کے مطابق مکرم و محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب مربی سلسلہ نے اپنے خاندان اور اپنے حالات وقف کو زیر تبصرہ کتاب "احمدیت کی برکات" کی صورت میں قلمبند کیا ہے۔

مصنف جماعت میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ بطور مربی سلسلہ سری لنکا، ماریشس، مشرقی اور مغربی افریقہ میں کام کی توفیق ملی اور پھر مرکز میں رہتے ہوئے پروفیسر جامعہ احمدیہ، سیکرٹری نصرت جہاں، سیکرٹری حدیقۃ المبشرین اور ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی کے طور پر خدمات سلسلہ کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور آج کل مختلف ممالک میں عارضی وقف کے ذریعہ کام کی توفیق پا رہے ہیں۔

مصنف کے والد حضرت میاں فضل کریم صاحب آف گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود تھے آپ نے 1905ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو حضرت مسیح موعود نے اپنا ایک کرتہ بھی عطا کیا۔ رجسٹر روایات میں آپ کی بعض روایات مندرج ہیں۔ خدا کے فضل سے آپ کی نسل میں بہت سے واقف زندگی موجود ہیں۔ خود مصنف اور مصنف کے ایک بیٹے مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ (حال جرمنی) ہیں۔ مصنف کے ایک بھائی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کو درویش قادیان ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

مصنف کو محض خدا کے فضل سے مختلف ممالک میں بطور مبشر احمدیت خدمات کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس عرصہ خدمت بیرون میں پیش آنے والے اہم واقعات اور خلافت کی برکات کے نتیجہ میں ملنے والی کامیابیوں کا تذکرہ اس کتاب میں محفوظ کیا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے سلسلہ کی تائید کے لئے غیب سے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور اپنے واقفین کی مدد کرتا اور اپنے افضال کی بارش نازل کرتا ہے۔

مرکز احمدیت ربوہ میں رہتے ہوئے مصنف کو جو خدمات کی توفیق ملی اس عرصہ کے بعض ایمان افروز حالات و واقعات کو بھی کتاب کی زینت بنایا گیا ہے۔ اسیران ساہیوال کی داستان کو تاریخ احمدیت میں یقیناً آب زر سے لکھا جائے گا۔ مصنف کے صاحبزادے مکرم محمد الیاس منیر صاحب اس داستان کے نمایاں کردار ہیں۔ اس داستان کے چند اوراق بھی شامل اشاعت ہیں۔

کتاب میں مندرج خدائی تائید و نصرت کے واقعات خلافت کی برکات کے زندہ ثبوت ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ لحہ لحہ جماعت کے لئے اپنی تائیدات اور نصرت کے نظارے دکھاتا ہے اپنے خلیفہ کی برکتوں کا اظہار فرماتا ہے۔ مصنف ریٹائرمنٹ کے بعد مختلف ممالک میں وقف عارضی کے ذریعہ دین کی خدمت کر رہے ہیں ان میں سے بعض واقعات کی جھلکیاں بھی کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ کتاب کے آخر پر مصنف کے مختصر کوائف درج کئے گئے ہیں جن میں خدمات دینیہ کی جھلکیاں بیان کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور برکات خلافت و تائید الٰہی کے جو ایمان افروز نظارے اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں ان کو قارئین کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنائے نیز ہم سب کو اپنے نیک آباء واجداد اور احمدیت کے روشن ستاروں کی تاریخ کو محفوظ کرنے کی توفیق دے تا وہ نئی نسل کے لئے مشعل کا موجب بن سکے۔

**(ایم۔ ایم۔ طاہر)**

## نصف شب کے بعد

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب کے متعلق آپ کے بیٹے عبدالقدوس بیان کرتے ہیں کہ:۔

والد صاحب نصف شب کے بعد بیدار ہو جاتے اور چراغ روشن کر کے تخت پوش پر تہجد خوانی کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

**(رفقاء احمد جلد 13 ص 109 از ملک صلاح الدین صاحب۔ احمدیہ بک ڈپو۔ ربوہ طبع اول دسمبر 67ء)**

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## ولادت

مکرم عبدالغفار خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا شہر لکھتے ہیں خاکسار کے بیٹے مکرم عبدالستار خان صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام مرغوب احمد عطا فرمایا ہے جو کہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ مرغوب احمد مکرم عبدالخالق خان صاحب (راج گڑھ لاہور) کا نواسہ ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم عبدالودود خان صاحب مقیم جرمنی کو دوسرے بیٹے سے نوازا ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام فاران احمد عطا فرمایا ہے جو کہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ فاران احمد مکرم رانا بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم باب الابواب ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت بچوں کے خادم دین۔ لمبی عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے دعا کریں۔

## درخواست دعا

مکرم جمال احمد سونگی صاحب اسلام آباد گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے والد محترم داؤد احمد سونگی صاحب کی مورخہ 15 اپریل 2002ء کو ڈیوٹی کے دوران وفات پر بہت سے عزیز و اقارب اور احباب جماعت نے ہمارے گھر آ کر خاکسار اور دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت کی اور ہمیں حوصلہ دیا۔ اس کے علاوہ بذریعہ خط، فون اور ای میل پر تعزیت کی۔ ہم ان تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین سب احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کی مغفرت فرمائے۔

## نکاح

مکرم محمد یحییٰ احمد صاحب دفتر وقف نو لکھتے ہیں خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ قانتہ نسیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سنگھیڑہ دارالصدر غربی حلقہ لطیف کا نکاح مورخہ 9 مئی 2002ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مکرم گلزار احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب کاہلوں طاہر آباد (ب) سابق دھاروال ضلع شیخوپورہ کے ساتھ بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ مورخہ 11 مئی 2002ء کو دارالصدر غربی حلقہ لطیف میں رخصتانہ کی تقریب ہوئی۔ جس میں محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث رحمت و برکت کرے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت سلیم پور ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں ہماری جماعت کے ایک نوجوان مکرم طیب احمد صاحب ہسٹیریا کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

## رپورٹ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مورخہ 25 مئی 2002ء واقفین نو محلہ دارالصدر شرقی الف (کوارٹر صدر انجمن احمدیہ) کا جلسہ سیرۃ النبی ﷺ اور یوم والدین بیت المبارک ربوہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترم سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم نوید احمد سعید صاحب مربی سلسلہ نے سیرت النبی ﷺ پر تقریر کی۔ مہمان خصوصی محترم وکیل صاحب وقف نو نے والدین اور واقفین نو بچوں کو وقف نو سے متعلق قیمتی نصائح سے نوازا۔ کل حاضری تین صد سے زائد تھی۔ (وکالت وقف نو)

## سانحہ ارتحال

محترمہ مسعودہ صفدر صاحبہ اہلیہ مکرم میجر صفدر صاحب مرحوم بدر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بعمر 85 سال مورخہ 14 مئی 2002ء کو بقضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے پڑھائی۔ مرحومہ کی احمدیہ قبرستان ہانڈو گوجر ضلع لاہور میں تدفین کے بعد مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کی بیٹی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

## تقریب شادی

مکرم صوبیدار (ر) محمد رفیق خان صاحب سیکرٹری وقف جدید فیصل آباد شہر تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھتیجے مکرم خالد محمود احمد خان صاحب بدوملہی کی تقریب شادی مورخہ 25 اپریل 2002ء ہمراہ مکرمہ ثروت جبیں صاحبہ بنت ماسٹر محمود احمد خان صاحب ڈیرانوالہ نارووال سرانجام پائی۔ تقریب رخصتانہ پر مکرم محمد داؤد صاحب مربی سلسلہ بدوملہی نے دعا کروائی۔ اگلے روز 26 اپریل 2002 کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا مکرم خالد محمود احمد خان صاحب، مکرم محمد شریف خان صاحب مرحوم کے بیٹے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

## عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-90 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔ (صدر کمیٹی امداد مستحقین)

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### جمعرات 13/جون 2002ء

12-15 a.m لقاء مع العرب نمبر 131
1-15 a.m عربی سروس
2-15 a.m گلدستہ پروگرام
2-40 a.m دستاویزی پروگرام
3-25 a.m ہماری کائنات
3-55 a.m اطفال ملاقات
4-55 a.m نمائش مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
5-20 a.m تقریر
6-05 a.m تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
6-55 a.m چلڈرنز کارنر واقفین نو پروگرام
7-30 a.m مجلس سوال و جواب (انگریزی)
8-30 a.m ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-40 a.m المائدہ پروگرام
9-15 a.m چلڈرنز کلاس (کینیڈا)
10-20 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
10-55 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
12-00 p.m تلاوت۔ خبریں
12-25 p.m لقاء مع العرب
1-30 p.m سندھی سروس
2-40 p.m مجلس سوال و جواب
3-40 p.m تقریر
4-15 p.m انڈونیشین سروس
5-15 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-35 p.m پروگرام المائدہ
6-05 p.m تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
7-55 p.m بنگالی پروگرام
9-00 p.m ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 256
10-00 p.m فرنچ سروس
11-00 p.m جرمن سروس

☆☆☆☆

## سیمینار اصلاح وارشاد

نظامت اصلاح وارشاد مقامی ربوہ کے تحت مورخہ 22 مئی 2002ء بروز بدھ بعد نماز مغرب دفتر مقامی کے ہال میں "فیضان احمدیت" کے موضوع پر سیمینار ہوا۔ موضوع پر گفتگو کرنے اور سوالوں کے جوابات کے لئے مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل تشریف لائے۔ پروگرام کے تعارف میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب ناظم اصلاح وارشاد مقامی نے بتایا کہ ان علمی نشستوں کا مقصد داعیان کو دعوت الی اللہ کے لئے تیار کرنا اور ترغیب دینا ہے۔ مہمان خصوصی نے پہلے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی کہ احمدیت نے غلط عقائد کی اصلاح کی، دین کا حقیقی چہرہ دنیا کو دکھایا اور وحدت پیدا کی ہے۔ بعد میں شرکاء مجلس نے سوالات کئے۔ کل حاضری 190 رہی۔ قبل ازیں 28۔ اپریل کو "آنحضرت ﷺ کے مقام خاتم النبیین" کے موضوع پر علمی نشست منعقد کی گئی تھی جس میں گفتگو اور سوالوں کے جوابات کیلئے مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب تشریف لائے۔ اس سے 115 خدام نے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کے مفید نتائج نکالے۔ آمین

## نمائندہ الفضل ربوہ

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

i۔ اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا
ii۔ الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا۔
iii۔ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ صفحہ 1

2۔ بنیادی دینی معلومات سے واقفیت ہو۔
3۔ ذہین اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے ہوں۔
4۔ بیعت کئے ہوئے کم از کم دو سال کا عرصہ ہو چکا ہو۔
5۔ تعلیم کم از کم میٹرک C گریڈ ہونی لازمی ہے۔
6۔ عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔

معلمین کلاس میں داخلہ کے خواہشمند نوجوان قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ اور باترجمہ سیکھتے رہیں۔ نیز بنیادی دینی کتب جماعتی اخبارات و رسائل کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اسی طرح آنحضرت ؐ و حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت پر مبنی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب بالخصوص کشتی نوح، رسالہ الوصیت، لیکچر سیالکوٹ، لیکچر لاہور، دیگر جماعتی کتب میں سے تبلیغ ہدایت اور دینی معلومات وغیرہ کا مطالعہ کرتے رہیں۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

# خبریں

### ربوہ میں طلوع وغروب

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ☆ ہفتہ | 8-جون | زوال آفتاب : | 1-07 |
| ☆ ہفتہ | 8-جون | غروب آفتاب : | 8-15 |
| ☆ اتوار | 9-جون | طلوع فجر : | 4-20 |
| ☆ اتوار | 9-جون | طلوع آفتاب : | 6-00 |

**مشرف کے اقدامات سے مطمئن ہیں**

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج نے اسلام آباد میں صدر مشرف کے ساتھ مذاکرات کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ صدر پاکستان نے انہیں یقین دلایا کہ وہ بھارت کے ساتھ جنگ کو ٹالنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے- انہوں نے کہا کہ صدر مشرف نے پونے دو گھنٹے کے مذاکرات کے دوران مجھ پر واضح کیا کہ پاکستان جنگ میں پہل نہیں کرے گا- انہوں نے کہا میں بھارت سے بھی اس قسم کی یقین دہانی حاصل کروں گا- انہوں نے کہا ہم صدر مشرف کے اقدامات سے مطمئن ہیں-

**جنگ روکنے کیلئے امریکہ سے تعاون کرینگے**

پاکستان اور امریکہ جنوبی ایشیا میں سنگین کشیدگی ڈی فیوز کرنے کیلئے بھرپور تعاون کریں گے امریکہ پاک بھارت جنگ رکوانے کیلئے پورا اثر ورسوخ استعمال کرے گا- یہ فیصلہ امریکہ اور پاکستان کے وفود کے مابین طویل مذاکرات کے دوران ہوا- صدر مشرف نے امریکی نائب وزیر خارجہ کو کہا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ تمام تنازعات ڈائیلاگ کے ذریعے طے کرنے کیلئے امریکہ سے تعاون کرے گا-

**نواز شریف اور بے نظیر سے ملاقات کا کوئی پلان نہیں**

وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے مجوزہ دورے میں صدر مشرف کا میاں نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کے ساتھ ملاقاتوں کا کوئی پلان نہیں اور تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا جواب آنے پر صدر کے ساتھ مشاورت کے عمل کی تاریخ کا تعین ہوگا-

**بھارت عالمی سطح پر تنہا ہوگیا ہے**

پاک بھارت ڈپلومیٹک وار میں پاکستان کا پلہ بھاری ہے- پوری قوم اس معاملے میں حکومت کے ساتھ ہے ان خیالات کا اظہار وزیر اطلاعات نے ایک پریس کانفرنس میں کیا- انہوں نے کہا کہ الماتی کانفرنس کے سولہ ممبر ممالک نے بھارت اور پاکستان کو مسئلہ ڈائیلاگ کے ذریعے طے کرنے پر زور دیا- اس طرح بھارت پر عالمی دباؤ بڑھ رہا ہے اور وہ عالمی سطح پر تنہا ہوگیا ہے-

**بھارتی گولہ باری سے چھ پاکستانی جاں بحق**

بھارتی فوج کی جانب سے سیالکوٹ ورکنگ

باؤنڈری اور لائن آف کنٹرول کے مختلف سیکٹروں میں بلا اشتعال فائرنگ اور گولہ باری سے 6 پاکستانی شہری جاں بحق اور 12 زخمی ہوگئے- پاک فوج کی بھرپور جوابی کارروائی سے 3 بھارتی ہلاک اور ایک مورچہ تباہ ہوگیا-

**ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے**

روسی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ روس کو پاک بھارت کشیدگی پر گہری تشویش ہے- دونوں ممالک کے درمیان چند ہفتوں میں ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے- چین سے وطن واپسی پر روسی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاک بھارت ایٹمی ہتھیار استعمال کر سکتے ہیں جس سے سوا کروڑ افراد لقمہ اجل بن جائیں گے-

**امریکہ پاکستان کا ایٹمی اسلحہ تباہ کر سکتا ہے**

ایران، ترکی اور بنگلہ دیش نے پاک بھارت کے درمیان ایٹمی جنگ کے خطرے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے- ایران نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کا ایٹمی اسلحہ تباہ کر سکتا ہے- ایران سمیت پورا خطہ خطرے میں ہے- ترکی نے کہا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات کی کوشش کریں گے- بنگلہ دیشی وزیر خارجہ نے کشیدگی پر سخت تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ تصادم کی صورت میں لاکھوں بنگلہ دیشی بھی مارے جائیں گے انہوں نے دونوں ممالک کے دورہ کا اعلان کیا-

**برطانیہ میں نمازیوں پر حملہ**

برطانیہ میں ساؤتھ ویلز کی جامع مسجد پر نسل پرست گوروں نے حملہ کر دیا اور داڑھی رکھنے والے مسلمانوں کو اسامہ بن لادن قرار دے کر ان پر شراب پھینکی- ان کی داڑھیاں نوچیں ان پر تھوکا اور مکے مار مار کر لہولہان کر دیا- مسجد کا خزانچی مسجد کی بے حرمتی دیکھ کر بے ہوش ہوگیا اور طبی امداد ملنے سے پہلے جاں بحق ہوگیا-

**شام میں ڈیم ٹوٹنے سے تباہی**

شام میں ڈیم ٹوٹنے کے بعد سیلاب کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد لاپتہ اور دس افراد جاں بحق ہوگئے اقوام متحدہ کی ٹیم بھی متاثرہ علاقے میں پہنچ گئی-

**تضحیک آمیز امیگریشن**

امریکی ادارہ انصاف نے پاکستان سعودی عرب اور شام کو بھی ان ملکوں کی فہرست میں شامل کر لیا ہے جن میں لیبیا، عراق، ایران اور سوڈان پہلے ہی شامل ہیں- امریکی محکمہ انصاف کے مطابق اب ہر ایسے مسلمان شہری جو 30 دن سے زائد امریکہ میں ٹھہرنے کا خواہشمند ہے- اسے امیگریشن حکام کو اپنی شناخت اور انگلیوں کے نشان رجسٹرڈ کرانا ہونگے-

**یاسر عرفات کا ہیڈ کوارٹر پر حملہ**

اسرائیلی فوج نے رملہ میں فلسطینی رہنما یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹرز پر حملہ کر دیا- 50 سے زائد اسرائیلی ٹینک فوجی گاڑیاں اور بلڈوزر ہیڈ کوارٹرز کے احاطہ میں گھس آئے

## خبریں ورلڈ کپ فٹبال 2002ء

**سعودی عرب ٹورنامنٹ سے باہر**

سعودی عرب کیمرون سے ایک صفر سے شکست کے بعد عالمی کپ فٹ بال ٹورنامنٹ سے باہر ہوگیا ہے- کیمرون کی طرف سے سیموئل ایتو نے واحد اور فیصلہ کن گول کیا- قبل ازیں سعودی عرب جرمنی سے 8 گولوں سے ہار چکا ہے-

**سینی گال اور ڈنمارک کا مقابلہ برابر**

سینی گال اور ڈنمارک کا مقابلہ ایک ایک گول سے برابر رہا- ڈنمارک کی جانب سے ٹوماسم نے پنلٹی کک پر گول کر کے برتری دلائی- تاہم سینی گال کے سالیٹی پاؤ نے 52 ویں منٹ میں گول کر کے میچ برابر کر دیا-

**فرانس اور یوراگوئے کا میچ بھی برابر**

فرانس اور یوراگوئے کے درمیان ہونے والا میچ بغیر کسی گول کے برابر رہا- مبصرین کے مطابق فرانس جس کا پہلے راؤنڈ میں صرف ایک میچ باقی ہے ٹورنامنٹ سے باہر ہو جائے گا-


چاندی میں ایس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس

یادگار روڈ ربوہ

فون 213158

اکسیر پائیوریا

مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا- دانتوں کا ہلنا دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا- منہ سے بدبو آنا کے لئے بہت مفید ہے-

تیار کردہ : ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

Al Rehman Electronics Workshop.

Deals in all kind of Electronics and Repairs Specialist in Digital Receivers.

110.Basement. C.Blok Bank Squire Model Town Lahore.

0300-9427487

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس 212764 گھر 211379

مشورہ مفت

دانتوں کے ماہر معالج

شریف ڈینٹل کلینک

اقصیٰ روڈ ربوہ-

فون نمبر 213218

جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات

جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات، مدرٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات، سادہ ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک وغیرہ رعایتی قیمتوں پر دستیاب ہیں- نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں-

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ- فون 213156

طالب دعا: نثار احمد مغل

پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیژن انجینئرنگ ورکس

یہاں ہر قسم کی کرینک شافٹ کی گرائنڈنگ اور ہر قسم کی نئی شافٹ بنانے، لائنر بورنگ، ہیڈ فیسنگ اور سپارک رومنگ وغیرہ کا معیاری کام کیا جاتا ہے

گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3 بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17- انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور

موبائل: 0320-4820729


روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61